



## سوال

(228) خالہ سے نکاح کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ زید کے محل اول سے ایک لڑکی ہوئی اس لڑکی کے بیٹا ہے اور پھر زید کے محل ثانی سے لڑکی پیدا ہوئی تو فرمائیے کہ زید کے ناتنی اور زید کے محل ثانی سے جو بیٹی ہے دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو! تو جروا!

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید کے ناتنی اور زید کے محل ثانی سے جو لڑکی ہے دونوں میں نکاح جائز نہیں ہے اس لیے کہ زید کے محل ثانی سے جو بیٹی ہے وہ زید کے ناتنی کی خالہ علاتیہ ہے اور خالہ سے نکاح جائز نہیں ہے۔ خواہ خالہ عمینہ ہو یا علاتیہ یا اختیافیہ۔ ہدایہ (1/287) پچھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

قال لا یسئل للرجل ان یرتوج بامہ الی ان قال: ولا بحالہ لان حرمتہ منصوص علیہا فی ہذہ الایۃ جوید علی فیہا العمامت المستقرقات والحالات المستقرقات وبنات الاخوة المستقرقین لان جہت الاسم عامۃ بانتہی واللہ اعلم بالصواب

(انہوں نے کہا آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی ماں سے نکاح کرے۔ نہ اپنی خالہ کے ساتھ کیوں کہ ان کی حرمت اس آیت "حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ"

میں منصوص علیہا ہے اور ان میں متفرق پھوپھیاں متفرق خالائیں اور متفرق بھتیجیاں بھی داخل ہیں کیوں کہ (ان کے) اسم کی جہت عام ہے)

حدامہ عمدی واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 418



## محدث فتویٰ